



## سوال

(465) بسم اللہ سزئی یا جہری؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جہری نمازوں میں اکثر اہل حدیث خطیب سورۃ فاتحہ سے قبل بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے اور قرأت ”الحمد“ سے شروع کرتے ہیں۔ اس طرح سورۃ فاتحہ کی ہجھ آیات بنتی ہیں اور ساتویں آیت بسم اللہ ہے۔ شرعاً بتایا جائے کہ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنی چاہیے یا آہستہ؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں بہت سارے احکام و مسائل ایسے ہیں، جو بسم اللہ کے ساتھ مختص ہیں۔ قطع نظر اس کے، کہ یہ سورۃ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں۔ اس میں بھی اہل علم کا اختلاف ہے، جس کی تفصیل امام شوکانی رحمہ اللہ کی تفسیر ”فتح القدیر“ کے شروع میں دیکھی جاسکتی ہے، اگرچہ راجح مسلک یہ ہے، کہ یہ ”الحمد“ کی آیت ہے۔ لیکن اس کے آیت ہونے سے یہ لازم نہیں آتا، کہ اس کو بھی لازماً جہری نمازوں میں بلند آواز سے پڑھا جائے اور نہ ہی سزئی پڑھنے سے سورت کی آیت میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے، جس طرح کہ سائل کا خیال ہے۔ سات آیات تو اپنی جگہ قائم رہتیں ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آیا اس کو آہستہ پڑھا جائے یا با آواز بلند؟ اس مسئلے کا دارو مدار مختلف احادیث پر ہے۔

اس بارے میں زیادہ ہسترات یہ ہے، کہ بسم اللہ نماز میں آہستہ پڑھی جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت اس بارے میں صحیح صریح ہے اور یہ کہنا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حدیث کو بھول گئے، پھر بعد میں یاد آیا۔ اس سے حدیث کی پہنچگی میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، جس طرح کہ مصطلح الحدیث میں معروف ہے:

’نِسَانُ الزَّوَامِي لَا يَضُرُّ صِحَّةَ الْحَدِيثِ‘

”زوامی کے بھولنے سے حدیث کی صحت متاثر نہیں ہوتی۔“

بعض احادیث میں بسم اللہ کا ذکر بھی ہے۔ جو اس بات پر محمول ہے کہ بعض دفعہ آپ نے با آواز بلند بھی پڑھی ہے، تاکہ مقتدیوں کو اس کی قرأت کا علم ہو جائے۔ اس طرح اس موضوع پر حملہ احادیث میں مطابقت پیدا ہو جاتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



## فتاویٰ حافظ ثناء التمدنی

کتاب الصلوة: صفحہ: 396

محدث فتویٰ